

نئے نووارد

”تمہارا کیا خیال ہے بس تم ہی مسائل کا شکار ہو؟“ ایک نخوت پسند عورت نے پوچھا، وہ صاف طور پر اس بات سے ملول تھی کہ اسے ان لوگوں کے ساتھ زنجیروں میں باندھ دیا گیا ہے جو اس سے کمتر ہیں۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے ہی والے تھے۔ اس نے ایک خوبصورت لیس والا رومال اپنی آنکھوں پر رکھ لیا اور بولی، ”جب پریس کو یہ پتہ چلے گا کہ میں میڈم اینڈی حراست میں ہوں تو میرے شوہر کا کیریئر تباہ ہو جائے گا۔ میں نے تو کبھی سوچا ہی نہیں کہ میں کوئی غلط کام کر رہی ہوں۔ تم ہوتیں تو کیا کرتیں؟“

اپنے نزدیک ہی بندھے ایک جوڑے کو گلے لگاتے ہوئے اس نے اپنی بات جاری رکھی، ”برسوں پہلے میرا ایک بڑا گھرتھا، تین بچے تھے جو بہترین سکولوں میں پڑھتے تھے، اور میں اپنے کیریئر کو دوبارہ شروع کرنا چاہتی تھی۔ میرا ہمسایہ ادھر ادھر آتا جاتا رہتا تھا، سو میں نے اس سے کہا کہ وہ نظر رکھے مجھے گھریلو کاموں میں مدد کے لیے کچھ لوگوں کی ضرورت ہے۔ اس نے جیو اور شیرری کی بہت تعریف کی، میں نے انہیں فوراً رکھ لیا۔ شیرری باغ کی دیکھ بھال کرنے اور گاڑی چلانے میں کمال تھی۔ وہ گھر میں ہونے والی چھوٹی موٹی خرابیاں خود درست کر لیتی تھی اور بے شمار دوسرے معمولی کام کرتی تھی۔“

”اور جیو، اتنا اچھا ہے، اس نے تو میری زندگی بچائی ہے۔ وہ بچوں کے ساتھ اتنی محبت کرتا ہے۔ مجھے جب بھی اس کی ضرورت ہوتی ہے بس موجود ہوتا ہے، یہ کھانا پکاتا ہے، صفائی کرتا ہے، بال کاٹ لیتا ہے۔ گھر کے ہزاروں کام مجھ سے بھی اچھے کر سکتا ہے۔ میرے بچے اس کے بنائے ہوئے شوق سے کھاتے ہیں۔ جب میں گھر پہنچتی اپنے شوہر کے ساتھ آرام کر سکتی تھی اور اپنے بچوں کے ساتھ کھیل سکتی تھی۔“

”ایسے کام کرنے والے کو تو ہر کوئی رکھنا چاہے گا،“ جوناتھن بولا، ”پھر خرابی کیا ہوگئی؟“

”پہلے پہل تو ہر چیز بالکل درست تھی۔ پھر میرے شوہر کی بہی خواہی بیورو کے سربراہ کے عہدے پر تقرری ہو گئی۔ ان کے محافظوں

نے ہمارے مالی معاملات کی تفتیش شروع کردی اور انہیں کیا ملا کہ ہم نے جیو اور شیریں کے ریٹائرمنٹ کے ٹیکسوں کی کبھی ادائیگی نہیں کی۔“

”کیوں نہیں کی؟“ جوناتھن نے پوچھا۔

”ٹیکس بہت زیادہ تھے اور میری آمدنی کم تھی، اس وقت ہم دے ہی نہیں سکتے تھے، اور انہیں کسی بھی صورت ریٹائرمنٹ کی مراعات لینے کی اجازت بھی نہیں ہے۔“

جیو بھی بول پڑا، ”رپورٹ نے ہمیں مصیبت میں ڈال دیا ہے۔“ اس کی بیوی نے اسے ٹھوکا دیا اور سرگوشی میں بولی، ”احتیاط جیو، کتنا خطرناک ہے یہ۔“

جیونے اپنی بیوی سے مخاطب ہوتے ہوئے جرات سے جواب دیا، ”میڈم نے ہماری مدد کی۔ اب ہم ان کی مدد کریں گے۔“ پھر وہ میڈم اینڈی سے مخاطب ہوا۔ ”آپ نے ہماری زندگیاں بچائیں۔ ہم ایلسیڈا میڈو کے جزیرے سے آئے تھے۔ وہاں قحط اور جنگ نے حال خراب کر دیا تھا۔ ہمارے پاس کوئی اور راستہ نہ تھا، جزیرے کوچھوڑ دیں، بھوکے رہیں یا قتل ہو جائیں۔ تم ہم کو رومپو آ گئے۔ اگر میڈم ہماری مدد نہ کرتیں تو ہم مر کھپ گئے ہوتے۔“

”یہ بالکل سچ ہے،“ شیریں نے دھیمی آواز میں کہا، ”ہمیں بڑا دکھ ہے ہم نے میڈم کے لیے مصیبت کھڑی کر دی۔“

میڈم اینڈی نے ایک گہری آہ بھری اور بولی، ”اب میرے شوہر کو بھی خواہی بیو روکے عہدے پر ترقی نہیں ملے گی اور ہو سکتا ہے اس کی نوکری بھی ختم ہو جائے۔ وہ ہمارا پہلا کمیشن کا سربراہ ہے، اور قومی برتری کے فروغ کے لیے کام کرتا ہے۔ اس کے دشمن اس پر منافقت کا الزام لگائیں گے۔“

”کیسی منافقت؟“ جوناتھن نے پوچھا۔

”ہاں، ہمارا پہلا کمیشن نئے نوواردوں کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔“

”نئے نووارد؟“ جوناتھن نے دہرایا، ”پر نئے نووارد ہیں کون؟“

”پرانے نو وارد؟ وہ تو ہم باقی کے لوگ ہیں،“ میڈم اینڈی بولی، ”یہ ایک جزیرہ ہے، برسوں پہلے، ہمارے باپ دادا کہیں اور سے نو وارد کے طور پر یہاں آئے تھے یا توجبر و تشدد سے بھاگ کر یا اپنی زندگی بہتر بنانے کی کوشش میں، مگر نئے نو وارد تازہ حریف ہیں۔ ان پر سیڑھی کھینچ لو قانون کی پابندی ہے۔“

جوناتھن نے یہ بات مشکل سے نگلی۔ وہ سوچتے ہوئے بھی ڈرتا تھا کہ اگر حکام کو پتہ چل گیا کہ وہ بھی ایک نیا نووارد ہے تو اس کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس نے کچھ یوں ظاہر کیا جیسے اسے زیادہ دلچسپی نہیں ہے اور پوچھا، ”وہ اب نئے نوواردوں کو کیوں نہیں آنے دیتے؟“

ماہی گیر عورت بیچ میں بول پڑی، ”نئے نوواردوں کو اجازت ہے وہ انہیں پیسہ خرچیں اور دفع ہو جائیں۔ یہ یا تو سیاح ہیں یا کاروباری۔ لیکن کونسل آف لارڈز کو پریشانی یہ ہے کہ غریب نئے نووارد آ کر یہاں کہیں بس نہ جائیں۔ ان میں سے بہت سے لوگ مقامی لوگوں کی نسبت سخت محنت کرنے والے ہوتے ہیں، دیر تک کام کرتے ہیں، سستے میں کام کرتے ہیں، اچھا کام کرتے ہیں، یا خطرے والا کام بھی کرتے ہیں۔ وہ ایسے کام بھی کرتے ہیں جنہیں میڈم اینڈی ہاتھ لگانا بھی پسند نہ کریں۔“

”ایک منٹ ٹھہرنا!“ جیک بولا۔ ”نئے نوواردوں کے خلاف بہت سی جائز شکایات بھی ہیں۔ نئے نوواردوں کو ہمارے جزیرے کی زبان نہیں آتی، کلچر کا پتہ نہیں ہوتا، یا یہاں کے طور اطوار اور رسم و رواج کا پتہ نہیں ہوتا۔ میں ان کے جذبے کی تعریف کرتا ہوں۔ ان میں یہاں اجنبیوں کی طرح آ کر اپنی زندگیوں کو داؤ پر لگانے کا حوصلہ ہے۔ مگر ہر چیز سیکھنے میں وقت لگتا ہے اور یہاں اتنی جگہ بھی نہیں ہے، جب ہمارے باپ دادا دور دراز جزیروں سے بھاگ کر یہاں آئے تھے، اس کی نسبت اب بہت مشکل ہے۔“

جوناتھن کے ذہن میں اس تمام جگہ کا خیال آیا جو وہ کورمپو میں دیکھ چکا تھا، سارے بے آباد جنگل اور کھلے میدان۔ بیشتر لوگ جنگل وغیرہ سے بچتے ہیں اور بھیڑ بھاڑ اور شہری زندگی کی سرگرمی پسند کرتے ہیں۔

پرمیڈم اینڈی جیک کی بات کا جواب دینے لگی، ”میرے شوہر بھی نئے نوواردوں کے خلاف بالکل یہی دلیلیں دیتے تھے۔ وہ ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ نئے نوواردوں کو پہلے ہماری زبان اور رسم و رواج سیکھنے ہوں گے پھر انہیں یہاں ٹھہرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ ان کے پاس پیسہ، مہارت ہونی چاہیے اور انہیں خود کفیل ہونا چاہیے اور وہ کسی جگہ پر بھی قابض نہ ہوں۔ میرے شوہر نے ان لوگوں کو جو اس معیار پر پورے نہیں اترتے تھے ڈھونڈ لکانے اور ملک بدر کرنے کے لیے ایک نیا قانون تیار کیا تھا، لیکن اس میں ایک بڑی خرابی تھی۔“

غیرقانونی نئے نوواردوں کی جو تعریف کی گئی تھی وہ جیو اور شیریں جیسے ذہین لوگوں کی نسبت خود ہمارے بچوں پر زیادہ صادق آتی تھی۔“

اکڑی ہوئی وردیوں میں ملبوس دو آدمی دھڑلے سے چلتے ہوئے دروازوں میں سے نمودار ہوئے، ہر ایک کے ساتھ ایک خونخوار سیاہ کتا پٹے سے بندھا تھا، وہ سیدھے میڈم اینڈی کے پاس پہنچے، وہ کتے کی بھاری ہانپ اور رال بہتے نوکیلے دانتوں کے خوف سے سمت کر رہ گئی۔ ایک آدمی نے محافظ کو اس کے پاؤں کی بیڑی کھولنے کا اشارہ کیا۔ اس نے یکسانی سے ایک دستاویز کو پڑھنا شروع کیا، ”ڈنیر میڈم اینڈی، ہم بڑے خلوص سے...“ وہ کوئی لفظ دوسرے آدمی کو دکھانے کے لیے رکا، اس سے سرگوشی کی، اور دوبارہ پڑھنے لگا، ”ڈنیر میڈم اینڈی ہم بڑے خلوص سے اس ناخوشگوار غلط فہمی پر معذرت خواہ ہیں، میڈم اینڈی، آپ یقین کر سکتی ہیں کہ اس سارے معاملے کو اعلیٰ سطح پر زیر غور لایا جا رہا ہے۔“

وہ بظاہر پرسکون سی ان کے پیچھے طویل ہال سے تیز تیز گزرنے لگی۔ اس نے پیچھے مڑ کر جیو اور شیریں کی طرف دیکھنے کا حوصلہ بھی نہ کیا باقی لوگ مردوں کی طرح خاموشی سے دیکھتے رہے یہ خاموشی کسی مضطرب زنجیر کی جھنکار سے ٹوٹی۔ جب میڈم اینڈی نظروں سے اوجھل ہو گئی تو محافظ جیو اور شیریں کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہوں نے انہیں کھول کر گروپ سے علیحدہ کرنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے بھی علیحدہ کر دیا۔ انہیں حقارت سے مخالف سمتوں میں دھکیلتے ہوئے وہ چلائے، ”دفع ہو جاؤ، کمینو، جہاں سے آئے ہو، وہیں رہو جا کے۔“

”ہم نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا!“ شیریں نے التجا کی، ”ہم مر جائیں گے!“

”یہ ہمارا کام نہیں،“ محافظ بڑبڑایا۔

جب وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے چلے گئے اور ان کے پیچھے دروازہ بند ہو گیا تو ماہی گیر عورت بولی، ”ہاں، یہ تمہارا ہی کام ہے۔“

جوناتھن یہ سوچ کر تھوڑا سا لرز گیا کہ آگے اس جوڑے کے ساتھ کیا ہوگا اور اس کے ساتھ بھی تو وہی کچھ ہو سکتا ہے۔ اس نے نظریں اوپر اٹھائیں اور عورت سے استفسار کیا، ”تو یہ سب یہاں زنجیروں میں اس لیے بندھے ہیں کیونکہ انہیں کام کرنے کی اجازت نہیں تھی؟“

قطار میں بیٹھے ایک نوجوان نے اپنا چہرہ ہاتھوں سے چھپایا ہوا تھا، عورت نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا، ”اگر تم ایسا ہی سمجھتے ہو تو اس کا معاملہ سب سے الگ ہے۔ حکام نے اصرار کیا کہ یہ ایک فوجی کے طور پر کام کرے۔ اس نے انکار کر دیا۔ لہذا، وہ باقی ہم سب کے ساتھ یہاں زنجیروں میں بندھا ہے۔“

جوناتھن اس نوجوان کا چہرہ تو نہ دیکھ پایا، پھر بھی وہ یہ سوچ رہا تھا کہ شہر کے معزز لوگ اپنی لڑائی لڑنے کے لیے ایسے نوجوان سے تقاضا کیوں کریں گے۔ ”وہ اسے فوجی بننے پر کیوں مجبور کرتے ہیں؟“

جوناتھن کے سوال کا جواب ماہی گیر عورت نے دیا، ”وہ کہتے ہیں ہمارے آزاد معاشرے کے تحفظ کا یہی ایک راستہ ہے۔“ زنجیروں کے دھاتی شور میں اس کے الفاظ جوناتھن کے کانوں میں گونجنے لگے۔

”مگر تحفظ کس سے؟“ جوناتھن نے پوچھا۔

عورت قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی، ”ان لوگوں سے جو ہمیں زنجیریں پہناتے ہیں۔“